خطبات حکیم الاسلام

وہ کتابیں اپنے آباء کی......اس عنوان کے تحت اسلاف وبزرگوں کی مشہور کتابوں میں سے کسی ایک کتاب کا تفصیلی تعارف پیش کیا جاتا ہے، حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ کی تقاریر کا مقبول عام مجموعہ "خطبات حکیم الاسلام" کے جدید تحقیق وتخریج شدہ ایڈیشن کے لئے احقر نے جو تعارفی مقدمہ لکھا اس بار، اس کالم میں وہ نذر قارئین ہے.........(مدیر)

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نام گرامی محتاج تعارف نہیں وہ ازھر ہند دارالعلوم دیوبند کے نصف صدی تک صدر و مہتمم رہے، انہوں نے اپنے دور میں دارالعلوم کو ترقی و شہرت کے بام عروج تک پہنچایا، ان کا دور دارالعلوم دیوبند کا سنہری دور کہلاتا ہے۔ اسی دور میں دارالعلوم کا فیض ہندوستان کے کونے کونے سے لیکر دنیا کے مختلف خطوں میں پھیلا اور اس دور میں دارالعلوم سے نکلنے والے رجال کار نے ایک عالم کو سیراب کیا۔

حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک باکمال عالم دین، ایک مدبر رہنما و منتظم اور خود اپنی ذات میں ایک انجمن تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو دوسرے اوصاف کے ساتھ ساتھ قوت بیان کا وصف بھی عطا فرمایا تھا۔ وہ ایک شیریں بیان خطیب وواعظ اور دل کی گہرائیوں تک اپنی آواز اتارنے والے مبلغ وداعی تھے، وہ دھیمے اور سبک رفتار اسلوب میں سچائیوں اور صداقتوں کے دریا بہاتے اور دلوں کے خشک کھیتوں کو سیراب کرتے چلے جاتے، ان کے اس وصف سے متعلق حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"حق تعالیٰ شانہ نے آپ کو خطابت کا خاص ذوق، زبان وبیان کا خاص انداز اور افہام تفہیم کا خاص ملکہ عطا فرمایا تھا، اردو، فارسی اور عربی تینوں زبانوں میں بلا تکلف خطاب فرماتے تھے، زبان ایسی صاف اور شستہ اور جملے ایسے نپے تلے کہ گویا سامنے کتاب رکھی ہے اور اس کی عبارت پڑھ کر سنا رہے ہیں۔ حقائق وواقعات کی ایسی منظر کشی فرماتے تھے گویا واقعہ متمثل ہو کر سامعین کے سامنے کھڑا ہے، شریعت کے اسرار وحکم اور طریقت وحقیقت کے رموز و لطائف اس طرح بیان فرماتے تھے گویا دریائے علم ومعرفت کا بند ٹوٹ گیا ہے، اور علوم وھبیہ کا طوفان اُمڈ آیا ہے۔ حضرت مرحوم نے اپنے

ساٹھ پینسٹھ سالہ علمی دور میں خدا جانے ہزاروں مرتبہ خطاب کیا ہوگا اور بعض اوقات ایک ایک دن کئی کئی مرتبہ انہیں تقریر وخطابت کی نوبت بھی آئی لیکن ان کی ہر تقریر کا موضوع منفرد ہوتا تھا، اور جس موضوع کو بھی چھیڑتے اس میں لطائف واسرار کے ایسے گل ولالہ بکھیرتے کہ حقائق ومعارف کے چمنستان میں نئی بہار آ جاتی۔ ان کے علوم اکتسابی سے زیادہ وہبی تھے۔ مشکل سے مشکل مسائل کو بلا تکلف سامعین کے ذہن میں انڈیل دینا اور بات۔ بات میں نکتہ پیدا کرنے میں انہیں ید طولیٰ حاصل تھا۔ ایک موقع پر یہ مضمون ارشاد فرمارہے تھے کہ مطالب ومعانی کو صرف الفاظ سے ہی نہیں ادا کیا جاتا بلکہ لب ولہجہ اور انداز تکلم سے بھی الفاظ میں معنی بھرے جاتے ہیں، اور اس کی مثال میں اردو کا ایک فقرہ "کیا بات ہے؟" پیش کیا کہ یہ انکار کے لئے بھی ہے اور اقرار کے لئے بھی، استفہام کے لئے بھی ہے اور اخبار کے لئے بھی، داد وتحسین کے لئے بھی ہے اور تحقیر وتقبیح کے لئے بھی، شاباش اور آفرین کے لئے بھی ہے اور زجر وتوبیخ کے لئے بھی۔ الغرض مسلسل ایک گھنٹہ تک "کیا بات ہے؟" کی تشریح ہوتی رہی اور حضرت مرحوم اس کے ہر مفہوم کو لب ولہجہ کی تبدیلی سے سمجھاتے رہے، اور مجمع سحر بیان سے عش عش کررہا تھا۔ حضرت مرحوم کی بعض تقریریں وقتاً فوقتاً شائع بھی ہوتی رہیں۔ حال ہی میں عزیز محترم مولانا قاری محمد ادریس ہوشیار پوری سلمہ (خطیب مسجد غفوریہ، حسن پروانہ کالونی ملتان) نے حضرت کی تقریروں کی کیسٹیں فراہم کرکے "خطبات حکیم الاسلام" کے نام سے تین ضخیم جلدیں مرتب کی ہیں اور اگر یہ محنت وجستجو جاری رہی اور حضرت کی جتنی تقریریں محفوظ کرلی گئیں ہیں وہ سب شائع کردی گئیں تو امت کے لئے حقائق ومعارف اور "کلمات طیبات" کا ایک عظیم ذخیرہ فراہم ہوجائے گا۔" (شخصیات وتاثرات، جلد۱، صفحہ:۲۱۵)

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ کے اسی وصفِ بیان کے بارے میں حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ لکھتے ہیں:

"جہاں تک وعظ وخطابت کا تعلق ہے، اس میں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو ایسا عجیب وغریب ملکہ عطا فرمایا تھا کہ اس کی نظیر مشکل سے ملے گی، بظاہر تقریر کی عوامی مقبولیت کے جو اسباب آج کل ہوا کرتے ہیں، حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ میں وہ سب مفقود تھے، نہ جوش وخروش، نہ فقرے چست کرنے کا انداز، نہ تکلف لسانی، نہ لہجہ اور ترنم، نہ خطیبانہ ادائیں، لیکن اس کے باوجود وعظ اس قدر مؤثر، دلچسپ اور مسحور کن ہوتا تھا کہ اس سے عوام اور اہل علم دونوں یکساں طور پر محظوظ اور مستفید ہوتے تھے، مضامین اونچے درجے کے عالمانہ اور عارفانہ، لیکن انداز بیان اتنا سہل کہ سنگلاخ

مباحث بھی پانی ہو کر رہ جاتے۔ جوش وخروش نام کو نہ تھا، لیکن الفاظ ومعانی کی ایک نہر سلسبیل تھی جو یکساں روانی کے ساتھ بہتی، اور قلب ودماغ کو نہال کردیتی تھی، ایسا معلوم ہوتا کہ منہ سے ایک سانچے میں ڈھلے ہوئے موتی جھڑ رہے ہیں، ان کی تقریر میں سمندر کی طغیانی کے بجائے ایک باوقار دریا کا ٹھہراؤ تھا جو انسان کو زیروزبر کرنے کے بجائے دھیرے دھیرے اپنے ساتھ بہا کرلے جاتا تھا۔

حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مخالف فرقوں کی تردید کو اپنی تقریر کا موضوع کبھی نہیں بنایا، لیکن نہ جانے کتنے بھٹکے ہوئے لوگوں نے ان کے مواعظ سے ہدایت پائی، اور کتنے غلط عقائد و نظریات سے تائب ہوئے۔ لاہور میں ایک صاحب، علماء دیوبند کے خلاف معاندانہ پروپیگنڈے سے بہت متاثر اور علماء دیوبند سے بری طرح برگشتہ تھے، طرح طرح کی بدعات میں مبتلا، بلکہ ان کو کفر وایمان کا معیار قرار دینے والے، اتفاق سے قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ لاہور تشریف لائے، اور وہاں ایک مسجد میں آپ کے وعظ کا اعلان ہوا، یہ صاحب خود سناتے ہیں کہ میں اپنے کچھ ساتھیوں کے ہمراہ ان کے وعظ میں اس نیت سے پہنچا کہ انہیں اعتراضات کا نشانہ بناؤں گا، اور موقع ملا تو اس مجلس کو خراب کرنے کی کوشش کروں گا۔ لیکن اول تو ابھی تقریر شروع بھی نہ ہوئی تھی کہ حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا معصوم اور پرنور چہرہ دیکھ کر ہی اپنے عزائم میں زلزلہ سا آگیا، دل نے اندر سے گواہی دی کہ یہ چہرہ کسی بے ادب، گستاخ یا گمراہ کا نہیں ہوسکتا، پھر جب وعظ شروع ہوا اور اس میں دین کے جو حقائق ومعارف سامنے آئے تو پہلی بار اندازہ ہوا کہ علم دین کسے کہتے ہیں؟ یہاں تک کہ تقریر کے اختتام تک میں حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آگے موم ہو چکا تھا، میں نے اپنے سابقہ خیالات سے توبہ کی، اور اللہ تعالیٰ نے بزرگان دین کے بارے میں ایسی بدگمانیوں سے نجات عطا فرمائی۔ برصغیر کا تو شاید ہی کوئی گوشہ ایسا ہو جہاں حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی آواز نہ پہنچی ہو، اس کے علاوہ افریقہ، یورپ، اور امریکہ تک آپ کے وعظ وارشاد کے فیوض پھیلے ہوئے ہیں اور ان سے نہ جانے کتنی زندگیوں میں انقلاب آیا۔" (نقوش رفتگاں: صفحہ ۱۹۳)

اللہ جل شانہ اپنے نیک بندوں کے آثار وخدمات کی حفاظت کے لئے لوگوں کو مسخر کردیتے ہیں اور وہ ان آثار وخدمات کی حفاظت کیلئے اپنی صلاحیتوں اور توانائیوں کو وقف کردیتے ہیں۔

دارالعلوم دیوبند کے مدیر ومہتمم ہونے کی حیثیت سے حضرت حکیم الاسلام کو دنیا کے مختلف خطوں میں جانے اور وہاں دین اسلام کی دعوت وتبلیغ کی صدا لگانے کا موقع ملا، ان کے یہ خطبات ومواعظ کہیں قلم وقرطاس کے ذریعے اور کہیں ٹیپ ریکارڈ کے ذریعے محفوظ ہوتے رہے۔

حضرت مولانا قاری محمد ادریس ہوشیار پوری مدظلہ کے دل میں اللہ جل شانہ نے ان مواعظ وخطبات کو جمع کرنے اور کتابی شکل میں لانے کا داعیہ پیدا فرمایا اور انہوں نے اس کام کے لئے اپنی زندگی کے ماہ وسال وقف کیے، وہ قرآن کریم کی تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ برسوں اس عظیم کام میں لگے رہے اور یوں امت کے لئے حضرت حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے خطبات ومواعظ کا قیمتی اثاثہ محفوظ کر گئے...... حقیقت یہ ہے کہ حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یہ خطبات، اسلام کے عقائد وعبادات، معاشرت ومعیشت، اخلاق واعمال، تہذیب وتمدن اور تاریخ وروایات کی تشریحات وحکمتوں کا گنج ہائے گراں مایہ ہیں......

مولانا قاری محمد ادریس ہوشیار پوری صاحب صاحب کی مرتب کردہ ان خطبات کی اب تک شائع ہونے والی جلدوں میں مندرجہ ذیل ایک سو بیس خطبات وموضوعات آ گئے ہیں:

1 ......خطبات حکیم الاسلام۔ جلد اول......اس مجموعہ میں درج ذیل خطبات شامل ہیں: ① محمد بن عبداللہ سے محمد رسول اللہ تک ② مقام نبوت اور اس کے آثار ومقاصد ③ کتاب خداوندی اور شخصیات مقدسہ ④ معجزہ علمی ⑤ جہلائے عرب سے مقام صحابیت تک ⑥ قرآن حکیم کی عملی تفسیر ⑦ حیوٰۃ طیبہ ⑧ فلسفہ علم ⑨ وعظ یوسفی

2 ......خطبات حکیم الاسلام۔ جلد دوم......اس مجموعہ میں درج ذیل خطبات شامل ہیں: ① معارف القرآن ② رحمۃ للعالمین ③ بیت اللہ الکریم ④ عبادت وخلافت ⑤ اخلاص فی الدین ⑥ صحبت صالح ⑦ راہ نجات ⑧ راہ اعتدال ⑨ مقصد حیات ⑩ فلسفہ موت ⑪ اسلام میں تصور آخرت ⑫ فضیلت یوم الجمعہ ⑬ سنت حضرت خلیل علیہ السلام ⑭ حقیقت نکاح۔

3 ......خطبات حکیم الاسلام۔ جلد سوم......اس مجموعہ میں درج ذیل خطبات شامل ہیں: ① ذکر اللہ ② معرفت باری تعالیٰ ③ رضائے الٰہی ④ طریق اصلاح ⑤ تعارف اہل حق ⑥ تسکین فطرت ⑦ ادب اور اختلاف رائے ⑧ حقوق مالیہ ⑨ خطبہ طیبہ۔

4 ......خطبات حکیم الاسلام۔ جلد چہارم......اس مجموعہ میں درج ذیل خطبات شامل ہیں: ① مقصود بعثت ② یاد حق ③ نبوت وملوکیت ④ ثمرات علم ⑤ عمل صالح ⑥ انسانی زندگی کا نصب العین ⑦ پرسکون زندگی ⑧ سیرت اور صورت ⑨ شعب الایمان ⑩ تعلیم وتبلیغ ⑪ تبلیغی جماعت اور اصلاح ⑫ جماعتی تبلیغ ⑬ فضیلت النساء ⑭ پیغام ہدایت ⑮ فکر اسلامی کی تشکیل جدید ⑯ اسلامی تمدن ⑰ درس ختم بخاری ⑱ اظہار تشکر۔

5 ......خطبات حکیم الاسلام۔ جلد پنجم......اس مجموعہ میں درج ذیل خطبات شامل ہیں: ① شان بعثت ② عناصر سیرت ③ اسلام عالمی مذہب ہے ④ انسانی فضیلت کا راز ⑤ مقصد نعمت ومصیبت ⑥ افادات بخاری (حصہ اول) ⑦ افادات بخاری (حصہ دوم)

6 ......خطبات حکیم الاسلام۔ جلد ششم......اس مجموعہ میں درج ذیل خطبات شامل ہیں: ① علمی معجزہ ② خلافت تجوید ③ نجوم ہدایت ④ آغاز بخاری ⑤ تعلیم وتدریس ⑥ تاثیر الاعمال ⑦ آداب دعاء ⑧ الہامی ادارہ اور اس کے فضلاء کی تنظیم ⑨ سائنس اور اسلام۔

7 ......خطبات حکیم الاسلام۔ جلد ہفتم......اس مجموعہ میں درج ذیل خطبات شامل ہیں: ① خطبہ استقبالیہ اجلاس صد سالہ دار العلوم دیوبند ② اساس توحید ③ حج بین الاقوامی عبادت ④ اہمیت تزکیہ ⑤ جواہر انسانیت ⑥ ملت اسلامیہ کا المیہ اور اس کا علاج ⑦ تعلیم نسواں ⑧ افادات علم وحکمت۔

8 ......خطبات حکیم الاسلام۔ جلد ہشتم......اس مجموعہ میں درج ذیل خطبات شامل ہیں: ① جامعہ اسلامیہ (مدینہ منورہ) میں خطاب ② موتمر اسلامی قاہرہ میں خطاب ③ عالمی موتمر اسلامی قاہرہ سے واپسی پر خطاب ④ تقسیم فلسطین اور اسرائیل کے وجود پر مسلمانان ہندوستان کے دلی جذبات کا اظہار ⑤ مذہب اور سیاست ⑥ مسلم پرسنل لاء ⑦ اسلام اور آزادی ⑧ عروج وزوال ⑨ تیونس اور مراکش کی جدوجہد آزادی ⑩ آئینہ خدمت جمعیۃ علمائے ہند ⑪ نصاب تعلیم کی تدوین ⑫ تصویر سازی کی مذہبی اور تمدنی حیثیت ⑬ اشتراک مذہب ⑭ دنیا وآخرت ⑮ عالم اصغر ⑯ افادات علم وحکمت۔

9 ......خطبات حکیم الاسلام۔ جلد نہم......اس مجموعہ میں درج ذیل خطبات شامل ہیں: ① اساسی عبادات ② اہمیت نماز ③ رمضان اور اس کے مقاصد وبرکات ④ فضیلت تقویٰ ⑤ اسلام میں عید کا تصور ⑥ محبت ومعیت ⑦ تعلیم جدید ⑧ مرکز سعادت ⑨ امتیاز دار العلوم ⑩ آزادی ہند کا خاموش رہنما ⑪ اکابر دیوبند اور آزادی ہند ⑫ حدیث پاکستان ⑬ امارت شرعیہ ⑭ الواعظ ⑮ اظہار تعزیت ⑯ جامع مذہب ⑰ افادات علم وحکمت۔

10 ......خطبات حکیم الاسلام۔ جلد دہم......اس مجموعہ میں درج ذیل خطبات شامل ہیں: ① نبی امی علیہ الصلوٰۃ و السلام ② راہنمائے انقلاب ③ عظمت حفظ ④ آل انڈیا احناف کانفرنس سے خطاب ⑤ اسلامی آزادی کا مکمل پروگرام ⑥ تکمیل انسانیت ⑦ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ ⑧ افادات علم وحکمت۔

11 ......خطبات حکیم الاسلام۔ جلد یازدہم......اس مجموعہ میں درج ذیل خطبات شامل ہیں: ① فلسفہ نماز ② تفسیر سورۃ ملک ③ افادات علم وحکمت۔

12 ......خطبات حکیم الاسلام۔ جلد دوازدہم......اس مجموعہ میں درج ذیل خطبات شامل ہیں: ① تفسیر سورۃ قلم ② آثار صحبت

ان خطبات کو جمع ومرتب کرنے اور شائع کرنے میں مولانا قاری ادریس صاحب نے ربع صدی محنت کی، حضرت قاری ہوشیار پوری صاحب ہمارے بزرگ استاد حضرت مولانا محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں، مولانا محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین مدنی کے شاگرد اور دار العلوم کراچی کے ہر دل عزیز استاذ تھے، وہ ہر فن کے ماہر سمجھے جاتے تھے، مجھ ناکارہ پر ان کی خصوصی نظر شفقت اس لئے تھی کہ ان کے سب سے چھوٹے

صاحبزادے مولوی حبیب الرحمٰن تکرار کی جماعت میں میرے ساتھ تھے، ایک بار نماز مغرب کے بعد جب مسجد میں تکرار کی جماعتیں لگ گئیں تو حضرت تشریف لائے، مجھے بلا کر فرمایا:...... ''ہم عمرے کے لئے جارہے ہیں، آپ حبیب کے ساتھ محنت کریں، ہم آپ کے لئے وہاں جا کر دعا کریں گے.....'' ان کا یہ جملہ آج تک کانوں میں رس گھول رہا ہے اور جو تھوڑی بہت خدمتِ دین کی توفیق مل رہی ہے، یقین ہے کہ یہ ان رجالِ باصفا اساتذہ اور بزرگوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے!

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ان خطبات ومواعظ میں احادیث وروایات کا بھی ایک بڑا ذخیرہ پایا جاتا ہے، وعظ ونصیحت اور تقریر وخطابت میں عموماً احادیث کریمہ کی صحت کے اس معیار کو بسا اوقات برقرار نہیں رکھا جاسکتا جس کا محدثین کرام اہتمام کرتے ہیں اور خود حضرات محدثین کے نزدیک فضائل کے باب میں بعض شرطوں کے ساتھ ضعیف احادیث کو بھی بیان اور ذکر کیا جاسکتا ہے۔

حضرت حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے ان خطبات میں اس طرح کی احادیث پائی جاتی ہیں، احقر نے چند سال قبل جب ان خطبات کا مطالعہ کیا تو ضرورت محسوس ہوئی کہ ان موثر خطبات ومواعظ کی احادیث کریمہ کی تخریج اصل مصادر اور مراجع سے ہونی چاہئے۔ بعض احادیث موضوع ہوتی ہیں، واعظین ان کو بھی ذکر کردیتے ہیں۔ کسی صحابی یا تابعی کے قول کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے پیش کردیا جاتا ہے، علم حدیث کی اصطلاح میں یوں کہئے کہ کسی حدیث موقوف یا مقطوع کو حدیث مرفوع کی صورت میں بیان کردیا جاتا ہے۔ عام خطباء اور مقررین کو ان احادیث کی تحقیق ومراجعت کا موقع نہیں ملتا اس لئے اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ حضرت حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے ان خطبات وتقریروں میں بیان کردہ احادیث وروایات کے محدثانہ طرز ومعیار پر تحقیق ہوجائے، اصل مراجع ومصادر سے ان کے حوالے نقل کئے جائیں اور ان روایات کی صحت وضعف کی حاشیہ میں وضاحت کرلی جائے اور اگر کوئی حدیث موضوع ہے تو اس کی بھی نشاندہی ہوجائے تاکہ منبر ومحراب کے منصب کے حاملین، ان احادیث وروایات کو ان کی اصل حیثیت کی روشنی میں بیان کریں...... حضرت حکیم الاسلام کے ان خطبات کو اللہ جل شانہ نے بڑی مقبولیت عطا فرمائی ہے اور برصغیر کے علاوہ اردو دنیائے اسلام میں یہ بکثرت پڑھے اور سنے جاتے ہیں، اس وقت دنیا کے اکثر خطوں میں دین اسلام کا جو کام ہورہا ہے واسطہ بالواسطہ، اس میں ازھر ہند دارالعلوم دیوبند کا فیض شامل ہے۔ مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے جنوب تک دارالعلوم دیوبند کے فضلاء اور منتسبین کا ایک جال بچھا ہوا ہے، وہ مدارس ومکاتب، مساجد وخانقاہوں، جہاد وابلاغ اور دعوت وتبلیغ کی جماعتوں اور مراکز کی شکل میں دین کی مختلف جہتوں پر کام کررہے ہیں، حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس دارالعلوم دیوبند کے نصف صدی تک روح رواں رہے ہیں، انہوں نے یہ خطبات بھی دنیا کے مختلف حصوں میں ارشاد فرمائے ہیں اور اللہ جل شانہ نے انہیں ایک ہمہ گیر قبولیت عطا فرمائی ہے۔

برادر محترم عبدالصبور صاحب کو اللہ جل شانہ نے جدید طباعتی تقاضوں سے ہم آہنگ کرکے اکابر کی کتابیں چھاپنے اور عام کرنے کا ذوق عطا فرمایا ہے۔ خطبات حکیم الاسلام پر تخریج احادیث وروایات کی تحقیق کی ضرورت کو جب میں نے محسوس کیا تو ان سے کہا کہ اس عظیم کتاب کا تخریج وتحقیق شدہ ایڈیشن لانے کی ضرورت ہے، یہ آج سے تقریباً بارہ تیرہ سال قبل کی بات ہے انہوں نے اس کے لئے عزم کیا اور مختلف محقق علمائے کرام سے ان خطبات کی تخریج وتحقیق کرائی اور اس پر انہوں نے زر کثیر صرف کیا، وہ مستقل میرے رابطے میں رہے اور ہونے والا کام بھی مجھے دکھاتے رہے، درمیان میں کچھ رکاوٹیں بھی پیش آئیں اور زندگی کے جھمیلے کام کی رفتار کو روکتے رہے لیکن بالآخر یہ کام الحمد للہ مکمل ہو گیا اور ان بلیغ وعظیم خطبات کا تخریج شدہ ایڈیشن درج ذیل خصوصیات کے ساتھ آ گیا:

1......ان خطبات میں موجود تمام احادیث وروایات کی اصل مراجع سے تخریج کر دی گئی ہے۔

2......ان روایات کی صحت وضعف کی حاشیہ میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

3......بعض احادیث زبان زد عام ہیں لیکن وہ موضوع ہیں، ان خطبات میں بھی کہیں ایسی احادیث آ گئی ہیں تو اُن کی بھی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

4......کسی حدیث موقوف یا مقطوع کو حدیث مرفوع کے طور پر بیان کیا گیا ہے تو اس کی بھی وضاحت کر دی گئی ہے۔

5......تمام احادیث پر اعراب (زبر، زیر، پیش) لگا دیئے گئے ہیں تا کہ تلفظ میں غلطی کا امکان کم ہو۔

6......ان خطبات میں جتنی قرآن پاک کی آیات ذکر کی گئی ہیں اُن سب کی تخریج (یعنی سورت وآیت نمبر کی وضاحت)......کر دی گئی ہے۔

7......تمام قرآنی آیات پر اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔

8......متن کی تصحیح کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے اور اُس کے پروف مختلف علماء سے متعدد بار پڑھوائے گئے ہیں۔

اللہ جل شانہ اس محنت کو قبول فرمائے، ان خطبات کا نفع عام اور تمام فرمائے اور اسے سب محنت کرنے والوں کے لئے اس دن کا ذخیرہ بنائے جس دن نہ مال وزر کے انبار کام آئیں گے، نہ دوست واحباب اور اولاد واحفاد کا ہجوم ......**یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم.**

و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین.

☆......☆......☆